روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ ہفتہ ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ ۱۲ تبوک ہش ۱۳۷۱ ۱۲ ستمبر ۱۹۹۲ء نمبر ۲۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مولوی عبدالکریم صاحب کی موت کو دیکھو اور اس پر غور کرو کہ بڑی عبرت کی جگہ ہے کس طرح ناگہانی موت ان پر وارد ہوئی۔ ہر ایک شخص کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ دن کسی وقت آنے والا ہے۔ سب کو اس کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔ ان باتوں کا تصوّر اور مطالعہ انسان کو سچا (صاحب ایمان) بنا دیتا ہے۔ جب انسان دنیا کی طرف جُھکتا ہے اور بہت امور کو اپنے گلے ڈال لیتا ہے تو ایک طولِ امل پیدا ہو جاتا ہے۔ طول امل سے ہی سب خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو شخص عمر کو لمبا سمجھتا ہے اور بڑی بڑی امیدیں کرتا ہے اور کہتا ہے یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اس کے واسطے دل کی پاکیزگی کا حصول مشکل ہے۔ (صاحبِ ایمان) کو چاہیئے کہ رات کو سوئے اور صبح اُٹھنے کی امید نہ کرے۔ اور صبح اُٹھے تو رات تک زندگی کی امید نہ رکھے۔ سب سے اعلیٰ اور آخری بات یہ ہے کہ دل کی پاکیزگی حاصل ہو۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرتا ہے تو دل کی پاکیزگی اس کو عطا کرتا ہے۔ بغیر فضل الٰہی کے پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اوّل بات یہ ہے کہ طولِ امل جاتا رہے۔ تب انسان تسلی پکڑتا ہے۔ جب انسان دل بھر ناجائز وسائل اختیار کرتا ہے۔ اور دنیا کمانے کے پیچھے پڑا رہتا ہے تو دل ناپاک ہو جاتا ہے۔ مگر موت سے زیادہ اور کوئی واعظ نہیں یہی بڑا واعظ ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۵۱۶)

تقویٰ کامیابی حاصل کرنے اور ہلاکتوں سے بچنے کا اعلیٰ گر ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ہماری زبان میں تقویٰ کے معنی ڈر اور خوف کے لوگ کرتے ہیں مگر عربی زبان کے لحاظ سے یہ معنے درست نہیں بلکہ (۔) اصل معنے تقویٰ کے حفاظت کے وہ سامان جمع کرنا ہیں جو ترقی کا موجب ہوں اور ہلاکت سے بچانے والے ہوں۔

اسباب کو مدّ نظر رکھ کر تقویٰ اللہ کی حقیقت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ مگر جب انسان ہمیشہ اور ہر وقت کسی نہ کسی چیز کے حاصل کرنے اور کسی نہ کسی چیز کو مضر سمجھ کر اس سے بچنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ لو۔ اس گُر کو حاصل کرو جس سے تمام مصیبتوں کے دروازے بند ہو جائیں۔ اور تمام کامیابیوں کے دروازے کھل جائیں۔ جب تم اس کے لئے اور اور کوشش کرتے رہتے ہو تو کیوں خدا کو نہ کہو کہ ہماری سب مشکلات کو حل کر دے اور ہمیں ہر کام میں کامیاب کر دے۔ یہ کامیابی حاصل کرنے اور ہلاکتوں سے بچنے کا سب اعلیٰ گُر ہے کہ جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اسی کے آگے انسان اپنے آپ کو ڈال دے۔ دیکھو اگر ایک مکان میں کئی سوراخوں سے پانی آ رہا ہو تو ایک ایک کو بند کرنے کی بجائے پانی کے آنے کے راستہ کو بند کر دینا زیادہ مفید اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک ایک مصیبت اور مشکل کو دُور کرنے کے بجائے اگر انسان خدا تعالیٰ کے حضور جُھک جائے جو تمام مصائب کو بند کر سکتا ہے تو انسان بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کی تعلیم یوں تو ہر حالت کے متعلق ہے لیکن خصوصاً نکاح کے موقع پر اس کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی گئی ہے۔ وجہ یہ کہ نکاح کی وجہ سے کئی رستے مشکلات کے کُھل جاتے ہیں اور کئی کامیابی کے رونما ہو جاتے ہیں اب بجائے اس

باقی صـ ۷ پر

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور دُعا کی درخواست

مکرم ناصر احمد صاحب ظفر اطلاع دیتے ہیں مکرم امیر صاحب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو ۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کی شب سخت سردی لگنے سے بخار چڑھا۔ درجہ حرارت ۱۰۲° تک تھا۔ نیم بے ہوشی کی کیفیت تھی۔ اور سینے میں درد اور چھاتی پر بلغم جما ہوا تھا۔ کمزوری از حد تھی۔ ڈاکٹر ولی محمد صاحب کے مشورہ سے علاج شروع کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کی شام تک بخار اُتر گیا۔ اور اب وہ ہوش میں ہیں اور باتوں کا جواب بھی دیتے ہیں۔ کمزوری ابھی باقی ہے اور چھاتی میں بلغم کا اخراج آہستہ آہستہ ہو رہا ہے۔ خوراک گو بہت کم لیتے ہیں لیکن اب خود خوراک لینی شروع کر دی ہے۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

اکثر بھائی اور بہنیں خاکسار کی اہلیہ کی علالت کے پیش نظر مجھے دعاؤں اور محبت سے بھرے ہوئے خطوط لکھ کر میرے لئے تسکین کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ بندہ بھی مقدور بھر ان کیلئے دعائیں کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہر خط کا جواب بھجوائے تاہم کچھ مخلصین ایسے بھی ہونگے جو بذریعہ تحریر دعائیں کرتے ہوں گے اور بندہ کی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ صورتحال معلوم کرنے کے خواہشمند ہونگے۔ سو عرض ہے کہ عرصہ ایک سال سے زائد ہو گیا ہے مریضہ کو بستر علالت پر پڑے ہوئے۔ اصل بیماری یعنی دماغ پر خون کا تسلط وہ تاحال قائم ہے۔ دایاں ہاتھ مفلوج ہے۔ عمومی شناخت اور بولنے کی طاقت تو شروع سے ہی کالعدم ہے۔ تاہم بعض علامات مریضہ کی طرف سے ایسی دیکھنے میں آتی ہیں۔ کہ حیرت بھی ہوتی ہے اور امید بھی بندھ جاتی ہے کہ جلد یا بدیر خدا تعالیٰ کا فضل ہو جائیگا۔ مریضہ صحت کی حالت میں بڑی خدمت گذار طبیعت رکھتی تھیں۔ اوروں کی خدمت کرنا ان کا خاص وصف تھا۔ سو اللہ تعالےٰ نے انکی بیماری کی حالت میں ان کی خدمت کا بہت تسلی بخش انتظام فرمایا ہوا ہے۔ پہلے تین بیٹیاں باری باری میکے سے آکر ان کی خدمت کر چکی ہیں۔ اب ایک چھوٹی بہن خدمت میں مصروف ہے۔ سب سے چھوٹا بیٹا اور اسکی بیوی بھی ہمہ وقتی خدمت کرتے ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کا عملہ علاج معالجہ میں ذاتی توجہ سے ممنون فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم عبیداللہ علیم صاحب ایک ہفتہ قبل دل کے عارضے سے بیمار ہو گئے۔ چھ دن ہسپتال میں رہنے کے بعد اب خدا تعالےٰ کے فضل سے

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۱۲۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

بخشش کی طلب

گناہ سرزد ہو جانے کے بعد جب ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس گناہ کے بد اثرات سے ہم محفوظ رہیں۔ گناہ کے واقعہ کی نفی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو ہو چکا۔ لیکن اس کے ہو چکنے کے بعد اس کے اثرات کا سوال پیدا ہوتا ہے اور بخشش کی طلب انہی اثرات کے زائل کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اثرات یوں بھی زائل ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور از خود ان کی نفی ہوتی چلی جائے۔ یہ بھی ہمیں اس کے احسان کی طرف توجہ دلانے والی بات ہے۔ لیکن ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ کہ گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ غلطی ہو گئی ہے یا کسی کوتاہی سے کام لیا گیا ہے تو ہم اس کے اثرات کو دُور کرنے کیلئے کوئی اور کام کریں جو اس کی ضد ہو یا گناہ اور غلطی کی ضد نیکی۔ ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہمارے دل سے بھی گناہ کا اثر زائل ہونا چاہیئے اور دل کی زمام نیکی کی طرف مُڑ جانی چاہیئے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو گناہوں سے دُور لے جاتی ہے اور نیکی کے قریب۔

یہ حالت اور یہ کیفیت اپنے اوپر وارد کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف دلوں میں پیدا کر لیں۔ یعنی بالفاظِ دیگر تقویٰ کی راہیں اختیار کریں۔ اپنے خالق و مالک پر اس طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کہ ہمارا اپنا کچھ باقی نہ رہے۔ اپنی خواہشات اس کی رضا کے مطابق ہو جائیں۔ ہمارے ارادے اور ہمارا عزم اس کے جلال کے لئے ہو۔ اور اس سے آگے بڑھ کر اس کی مخلوق سے بھی محبت پیدا کریں۔ اس کے دکھ درد کا خیال رکھیں۔ اس کی سہولت اور آسائش کے سامانوں کی فراہمی میں جو کچھ ہم سے ہو سکتا ہے ہم کریں۔

ایسا کرنے سے ہم میں اور دوسروں میں ۔ جو ایسا نہیں کرتے۔ ایک امتیاز پیدا ہو جاتا ہے ہم دوسروں سے الگ اور بہتر نظر آتے ہیں۔ اور یہی بات ہمیں ہمارے خالق و مالک کا قرب عطا کرتی ہے۔ اور ہمارا خالق و مالک فرماتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو میں تمہاری بشری کمزوریوں کو دُور کر دُوں گا۔ تمہارا میلان نیکی کی طرف کر دوں گا اور تم بُرائی کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکو گے۔ ہم میں سے ہر شخص کو اس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ کیفیت عطا کرے۔

اِک دُوسرے کا ذکر ہے دل کی دُعا کے ساتھ
ذہنوں کا ارتباط ہے ذوقِ وفا کے ساتھ
مِل جُل کے بڑھ رہے ہیں منازل کی سمت ہم
اِک عہد ہم نے باندھ لیا ہے خدا کے ساتھ

ابوالاقبال

رہگذارِ زندگی بھی ہمسفر ہو جائے گی
تیز تو ہے یہ ہَوا اب تیز تر ہو جائے گی

ہم شریکِ درد ہو جائیں گے اہلِ درد کے
خدمتِ خلقِ خدا اپنی ڈگر ہو جائے گی

ہم غریبوں بیکسوں کے ہمنوا ہو جائیں گے
ظلم کی تاریک شب نورِ سحر ہو جائے گی

اپنے ہاتھوں سے سبھی کے زخم سہلائیں گے ہم
اپنی ہر اک بات اب مرہم اثر ہو جائے گی

شوق ہے مہمیز اور جذبہ پَرِ پرواز ہے
ہر فضا منزل کی جانب راہبر ہو جائے گی

دیکھتے رہنا کہ دنیا دیکھتی ہے کس طرح
دیکھتے رہنا کہ دنیا ہمسفر ہو جائے گی

ہاتھ میں سب ہاتھ لے کر ہم چلیں گے ساتھ ساتھ
سب کے دُکھ سُکھ میں ہماری بھی بسر ہو جائیگی

اپنی ہر اک بات میں امن و اماں کا ہے پیام
اپنی راحت راحتِ نوعِ بشر ہو جائے گی

دو دھڑوں کے درمیاں بن جائیں گے دیوار ہم
دو دھڑوں میں صُلح کی سب کو خبر ہو جائے گی

اِک امام واجب الاکرام ہے اپنا نسیمؔ
ان کی ہر اِک بات میداں میں سپر ہو جائیگی

نسیمؔ سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے۔ وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

بعض حالات میں کیوں اسباب استعمال کرائے جاتے ہیں۔

اب یہ سوال ہوتا ہے کہ بعض حالات میں بندہ سے کیوں اسباب استعمال کرائے جاتے ہیں۔ بلا اسباب کیوں کام نہیں ہو جاتے۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اوّل اگر ہمیشہ بلا اسباب کام لیا جائے تو ایمان بالغیب جو حصولِ انعام اور ثواب کے لئے ضروری ہے باطل ہو جائے۔ علاوہ ازیں چونکہ بندہ کا عمل بھی خدا کے رحم کو جذب کرتا ہے اس لئے تقدیر بھی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ رحمت کے جذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اسباب بھی استعمال کراتا ہے۔ اسباب تقدیر کے راستہ میں نہ روک ہو سکتے ہیں اور نہ ہوتے ہیں۔ لیکن اسکی کمزوری اور بے بسی جاذب رحمت ہو جاتی ہے

دوئم:- اسباب سے کام لینے کا اس لئے حکم ہے کہ بندہ پر اسکی سعی کی کمزوری ظاہر ہو اگر بلا اسباب کام ہو جائے بہت دفعہ انسان یہ خیال کرلے کہ اگر میں اس کام کو کرتا تو نہ معلوم کس طرح کرتا جب وہ ساتھ ساتھ سعی کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا جاتا ہے کہ اس کی سعی کمزور ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا فضل کیسا کام کر رہا ہے۔ پس سعی انسان کے ایمان کو مضبوط کرتی ہے اور انسان ساتھ کے ساتھ دیکھتا جاتا ہے کہ اگر میرے ذمہ ہی یہ کام ہوتا تو میری کوشش اور سعی اس حد تک ہی پہنچ سکتی تھی اور آخر مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔ بصورت دیگر اسے تقدیر ایک اتفاق نظر آتی۔ اور سستی مزید برآں پیدا ہوتی۔

اس استعمال سامان کے متعلق میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ تقدیر نازل ہو چکی تھی کہ آپ کامیاب ہوں گے اور آپ کے دشمن ناکام۔ اگر بلا کسی باعث کے اپنے اپنے گھروں میں لوگ بیمار پڑ کر مر جاتے تو سب لوگ کہتے کہ یہ اتفاق تھا لوگ مرا ہی کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس تقدیر کو اسباب کے ذریعے ظاہر کر کے اپنی قدرت کا خاص ثبوت دیا۔

جنگ بدر کا ایک واقعہ اس امر کو خوب روشن کر دیتا ہے۔ عبدالرحمن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ اس دن میرا دل چاہتا تھا کہ آج دشمنوں کے مقابلہ میں خوب داد مردانگی دوں کیونکہ یہ پہلی جنگ تھی جس میں کفار اور مسلمانوں کا جم کر مقابلہ ہونے والا تھا اور جس میں ایک طرف مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل اور دوسری طرف خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ اور مسلمانوں کو کفار کے مظالم ایک ایک کر کے یاد آ رہے تھے) اور چونکہ لڑائی میں جس سپاہی کے دائیں بائیں بھی طاقتور آدمی ہوں وہ ہی خوب لڑ سکتا ہے میں نے بھی اپنے دائیں بائیں دیکھا لیکن میرے افسوس کی کوئی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میری دونوں جانب چودہ چودہ سال کے دو انصار لڑکے تھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ آج میں نے کیا لڑنا ہے یہ وسوسہ ابھی میرے دل میں پیدا ہی ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے مجھے کہنی ماری اور میرے کان میں آہستہ سے کہا تاکہ دوسرا نہ سن لے کہ چچا! ابوجہل کون سا ہے دل چاہتا ہے کہ اس کو قتل کر دوں کیونکہ سنا ہے کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سخت دکھ دیا کرتا ہے وہ کہتے ہیں اس کی یہ بات سن کر میں تو حیران رہ گیا۔ کیونکہ یہ خیال میرے دل میں کبھی نہ آیا تھا۔ لیکن ابھی میں نے اس کی پوری بات نہ سنی تھی کہ دوسرے نے میرے دوسرے پہلو میں کہنی ماری اور آہستہ سے تاکہ دوسرا نہ سن لے۔ اس نے بھی یہی دریافت کیا کہ چچا! ابوجہل کون سا ہے۔ جس نے سنا ہے رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بڑے بڑے ظلم کئے ہوئے ہیں۔ اس پر میری حیرت اور بھی بڑھ گئی۔ لیکن میری حیرت کی اس وقت کوئی حد نہ رہی جب میرے ابوجہل کی طرف اشارہ کرتے ہی باوجود اس کے کہ اس کے ارد گرد بڑے بڑے بہادر سپاہی کھڑے تھے۔ وہ دونوں لڑکے شکروں کی طرح جھپٹ کر اس پر حملہ آور ہوئے اور چاروں طرف کی تلواروں کے وار بچاتے ہوئے اس تک پہنچ ہی گئے اور اس کو زخمی کر کے گرا دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی ہلاکت کے لئے جنگ کرانا اور مسلمانوں کا ان کے مقابلہ پر جانا ایک سبب تھا۔ مگر خود اس تدبیر کی کمزوری ہی اس تقدیر کی عظمت پر دلالت ہے جو خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جاری کی تھی۔ اگر یہ تدبیر نہ ہوتی تو اس تقدیر کی شان بھی اس طرح ظاہر نہ ہوتی اور صحابہؓ کو اپنی کمزوری اور اللہ تعالیٰ کے جلال کا ایسا پتہ نہ لگتا جو اب لگا۔ درحقیقت اپنی تلواروں میں ہی انہوں نے خدا تعالیٰ کی چلتی ہوئی تلوار کو دیکھا اور ان اسباب نے ہی اپنی بے اسبابی کا علم حاصل کیا۔ تیرہ چودہ سال کے لڑکے کس طرح ابوجہل کو مار سکتے تھے مگر انہوں نے مارا۔ یہی حال ان دوسرے لوگوں کا تھا۔ جو اس جنگ میں قتل کئے گئے۔ یہی وجہ تھی کہ خدا تعالیٰ اس جنگ کے متعلق فرماتا ہے کہ تم نے ان کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ ہم نے کیا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ جب تو نے ان کفار پر پتھر پھینکے تھے یہ پھینکنا تیری طرف سے نہ تھا بلکہ ہماری طرف سے تھا۔ بے شک کنکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکے تھے مگر چونکہ آندھی خدا کی طرف سے چلائی گئی تھی اور اسی نے دشمن کو جنگ کے ناقابل کر دیا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ ہی کی طرف اس فعل کو منسوب کیا گیا۔ پس تقدیر کے ظہور میں بعض اوقات بے اسبابی کے اظہار کے لئے اسباب رکھے جاتے ہیں۔

سوئم:- انسان کو محنت اور کوشش کا پھل دینے کے لئے تقدیر کے ساتھ اسباب کے استعمال کا بھی حکم دیا جاتا ہے مثلاً صحابہ کرامؓ کو جنگوں کا ثواب ملا۔ اگر یونہی فتح ہو جاتی تو کہاں ملتا۔ وہ تقدیر محتاج نہ تھی۔ صحابہ کرامؓ کی تلوار کی۔ مگر صحابہؓ محتاج تھے تقدیر کے ساتھ عمل کرنے کے۔ تاکہ ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

یہ تین موٹے موٹے وجوہ ہیں تقدیر کے ساتھ اسباب کے استعمال کرنے کے

اب سوال ہو سکتا ہے کہ پھر بعض اوقات تقدیر میں اسباب سے منع کیوں کیا جاتا ہے۔

اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ صاحب ایمان کو بغیر اسباب کے تقدیر کا اظہار کر کے اپنا جلال دکھانا چاہتا ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ اسکی قدرت کے مقابلہ میں سب اسباب ہیچ ہیں۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

بچوں کی تربیت

بچوں کی اخلاقی تربیت کے لئے ماں باپ کو ضروری ہدایات دیتے ہوئے حضرت امام جماعت (الثانی) نے ۱۹۲۵ء میں فرمایا۔

پہلی غلطی اولاد کی تربیت میں جو والدین سے سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو نقص اور عیب سے بچائیں مگر خود پوری پوری احتیاط نہیں کرتے۔ اور اپنا نمونہ اور عمل ان کے سامنے اچھا پیش نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ خود بچوں کو جھوٹ سکھانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ والدین کوئی چیز گھر میں لاتے ہیں بچہ بیمار ہوتا ہے۔ اس کو کھلانے میں نقصان کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے جب وہ مانگتا ہے تو کہہ دیتے ہیں وہ چیز تو گھر میں آئی ہی نہیں حالانکہ بچے کو اس کی خبر ہو چکی ہوتی ہے۔ گو وہ اپنے ذہن میں سمجھ لیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولا کیونکہ بچہ کا فائدہ کر رہے ہیں مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ پر وہ بچے کو جھوٹ کی تعلیم دے رہے ہوتے ہیں یا پھر بعض دفعہ وہ انکار تو نہیں کرتے مگر یہ کہہ دیتے ہیں ہم نے وہ چیز کھالی ہے۔ حالانکہ بچہ خوب جانتا ہے کہ انہوں نے ابھی کھائی نہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ وہ چیز تو کوئی اٹھا لے گیا۔ یا ضائع ہو گئی۔ حالانکہ بچہ جانتا ہے کہ نہ کوئی اٹھا لے گیا اور نہ وہ ضائع ہوئی۔ وہ چیز واقعہ میں آئی اور والدین نے اس سے چھپ کر کھائی جسے اس نے چلمن کے پیچھے سے چھپ کر دیکھا ہوتا ہے۔ اس طرح وہ ماں باپ سے جھوٹ بولنے کا سبق سیکھتا ہے اور اور اس کے دل میں اس عیب کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اور جھوٹ بولنے لگ جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خواہ زبانی میرے ماں باپ مجھے منع کرتے ہیں مگر موقع پر وہ خود بھی

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

زار روس پر ایک نئی کتاب

بڑے لوگ اچھے ہوں یا برے ان کی زندگی اور ان کی موت کے متعلق کتابوں کے انبار لگ جاتے ہیں۔ اچھے لوگوں کی اچھائی کو اجاگر کرنے کے لئے اور برے لوگوں کی برائی سے لوگوں کو آگاہ اور متنبہ کرنے کے لئے۔

زار روس ۱۷ جولائی ۱۹۱۸ء کی شب کو اس دنیا سے رخصت کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے خاندان کے افراد بھی تھے جو تھے تو گیارہ لیکن کہا جاتا ہے کہ ان میں سے دو بچ گئے تھے اور باقی سب کے سب موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

یہ واقعہ ایک نہایت چھوٹے سے زمین دوز کمرے میں ہوا۔ ان سب کو اس طرح بٹھایا گیا تھا جیسے ان کی تصویر لی جانے لگی ہے۔ لیکن اچانک گولیوں کی بوچھاڑ نے ان سب کو بھوننا شروع کر دیا۔ اس واقعہ کے متعلق اب تک متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب کے مصنف ایڈورڈ راڈزنسکی ہیں اور ان کی کتاب کا عنوان ہے۔ "آخری زار نکولس ثانی کی زندگی اور موت" اور اسے "ڈبل ڈے" نے شائع کیا ہے۔ کتاب کے سرورق پر یہ فقرہ درج ہے کہ یہ کہانی ایک شاہی خاندان کو ختم کرنے کی دردناک تفاصیل سے پُر ہے۔ اس کتاب کا تعارف امریکہ کے ہفتہ وار ٹائم نے ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء کو شائع کیا۔ اس تعارف میں جو بریجڈ اوہارا فارسٹر نے کیا، میں لکھا ہے کہ سترہ جولائی ۱۹۱۸ء کی رات رومانوف خاندان جس نے روس پر تین صدیوں سے زیادہ عرصے تک حکومت کی تھی۔ گولیوں کی بوچھاڑ میں ختم کر دیا گیا۔ ان گولیوں کی بوچھاڑ سے ایک زمین دوز کمرہ جو یورال کی پہاڑیوں کے دامن میں تھا۔ دھوئیں سے بھر گیا۔ جو کچھ وہاں ہوا وہ ہمیشہ کے لئے ایک راز رہنے والی بات تھی۔ ۷۰ سال سے زیادہ عرصے تک سوویت کا "بڑا جھوٹ" ویسے کا ویسا ہی رہا۔ اس میں کسی وقت بھی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ کہا یہ گیا کہ صوبائی لوگوں نے جن کے جذبات بہت زیادہ بھڑکے ہوئے تھے نکولس ثانی اور اس کے خاندان کے چھ افراد کو لینن سے احکام وصول کئے بغیر قتل کر دیا۔

۱۹۶۶ء میں تاریخی ریکارڈ انسٹی ٹیوٹ ماسکو کے ایک طالب علم نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ وہ اس راز سے پردہ اٹھائے گا کہ زار کو کیا ہوا تھا۔ اس طالب علم کا نام تھا ایڈورڈ ریڈزنسکی جو بعد میں ایک نہایت کامیاب ڈرامہ نگار بن گیا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی تلاش جاری رکھی۔ اب اس نے ایک ایسی کتاب شائع کی ہے۔ جو کبھی بھلائی نہیں جا سکتی اور اس میں اس نے اپنے ڈرامائی انداز کو دانشوری کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اگرچہ سرکاری طور پر اس واقعہ پر پردہ ڈالا گیا تھا لیکن جن لوگوں نے یہ عمل کیا اور جو لوگ چشم دید گواہ تھے۔ انہوں نے اس واقعہ کے متعلق حقائق بیان کئے ہیں۔ نکولس اور ان کی بیگم الیگزینڈرا اپنی جوانی ہی سے اپنے زندگی کے آخری ایام تک ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ انہوں نے اپنی شادی کے متعلق لکھا اور اس میں جذبات کی انتہائی بلندیوں پر ہونے والے واقعات اور سیاسی نتائج جو تباہی کا باعث بنے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو انہوں نے خود تحریر کیں۔ وہ حکومت جنہوں نے ان کے خون سے ہاتھ رنگے۔ انہوں نے بھی اپنے خونی مناظر کی تفاصیل تحریر کیں۔ گلاسنوسٹ نے راڈزنسکی کو ان معلومات تک پہنچنے میں مدد دی جو ایک لمبے عرصے سے بند رکھی گئی تھیں۔ راڈزنسکی کو ایک فولڈر ملا۔ جس پر لکھا ہوا تھا "سابق نکولس زار ثانی ۱۹۱۸ء-۱۹۱۹ء کی فیملی کی فائل"۔ اس فائل میں یاکون یوروسکی جو ایک لمبے عرصے سے انقلابی ہونے کی شہرت رکھتا تھا۔ اور جس نے ان لوگوں کی کمانڈ کی جنہوں نے اس خاندان کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ ان تفاصیل میں اس نے اس قتل عام کو بیان کیا موجودہ کتاب کے مصنف نے ایک باب میں لمحہ بہ لمحہ ہونے والے واقعات کو دہرایا ہے۔ رات کے دو بجے یوروسکی نے اس سوتی ہوئی فیملی کو جگایا اور انہیں زمین دوز کمرے کی طرف لے جایا گیا۔ نکولس نے اپنے بیمار بچے الیکسی کو گود میں اٹھایا ہوا تھا۔ الیگزینڈرا اور اس کی چار بیٹیاں اس کے پیچھے چل رہی تھیں اور ان کے ساتھ چار ان کے خادم تھے۔ اب سینکڑوں میں سے ان کے یہی چار خادم رہ گئے تھے۔

یہ کل گیارہ افراد تھے۔ وہ ایک بڑے کمرے سے گذرے اور ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے جس میں روشنی بہت کم تھی۔ یوروسکی کی ہدایت کے مطابق ان سب لوگوں نے خاندان کے سربراہ کے ارد گرد اس طرح اپنی نشستیں لے لیں گویا کہ خاندان کا ایک گروپ فوٹو لیا جانے والا ہے۔ چند الفاظ کہے گئے اور اس کے معاً بعد کمرہ ان لوگوں سے بھر گیا جن کی تعداد بارہ تھی اور جو تین تین کر کے اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ انہوں نے آتے ہی گولیاں داغنا شروع کر دیں اور ان میں سے ایک کا کہنا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے اتنا قریب کھڑے تھے کہ جو بھی کسی دوسرے کے آگے تھا۔ اسے پیچھے کھڑے ہونے والے کی گولی سے کلائی پر جلنے سے زخم آتا تھا۔ کمرے میں دھواں تھا۔ چیخیں تھیں اور خون ہی خون تھا۔ اور اس سارے عرصے میں گولیاں چلتی رہیں اور یہ گولیاں عورتوں کے سینے میں لگتی رہیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ ان عورتوں نے اپنے تحتی کپڑوں میں جواہرات چھپائے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ابھی کچھ زندہ تھیں۔ یعنی گولیاں لگنے کے باوجود وہ حیات تھیں چنانچہ رائفل کی نالیوں سے انہیں مارا گیا حتیٰ کہ ان کی آہیں موت نے خاموش کرا دیں ان معلومات کا ایک حصہ ایک سوویت میگزین میں آج سے تین سال پہلے شائع ہوا تھا اور اس کے شائع ہوتے ہی بہت سے لوگوں نے اپنی گواہیاں دے کر راڈزنسکی کو اس بات پر مائل کیا کہ وہ دور دراز کے صوبوں کے ریکارڈ بھی ملاحظہ کرے۔ اسے ایک مقامی بولشویک لیڈر کی تار بھی ملی جو لینن کو اس قتل عام سے ایک روز پہلے بھیجی گئی تھی۔ اس میں یہ بات درج تھی کہ مقدمہ چلانے والے اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ ہمیں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ یہ اس سلسلے میں کہا گیا تھا کہ اس سے پہلے ماسکو میں اس خیال کا اظہار کیا گیا تھا کہ اگر آپ کا خیال اس کے خلاف ہے تو آپ ہمیں فوری طور پر بتائیں۔ سوویت نے جو تفاصیل دی تھیں ان میں کہا گیا تھا کہ اس سارے واقعہ میں لینن کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ لیکن آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے مغرب نے اس خیال کی تردید کر دی تھی لیکن اب الیکسی آکی لوف کا ایک بیان جو ۱۹۱۸ء میں دیا گیا' نے کریملن میں لینن کی رہنمائی کی۔

یہ تحریر موجود ہے کہ جب یورال ریجنل پارٹی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ نکولس کی فیملی کو گولیوں سے اڑا دیا جائے تو سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے تار دیا کہ اس فیصلے سے اتفاق ہے۔

جب ۱۹۱۷ء میں انقلاب رونما ہوا۔ تو نکولس نے اس کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ اس نے تخت چھوڑ دیا اور ٹبولک میں تارک وطن کی حیثیت میں رہنے لگا۔ اس نے یہ سمجھا کہ وہ سنہری قید خانے سے نکل کر ایک ایسی قید میں آ گیا ہے جہاں اسے امن اور سکون میسر ہے۔ لیکن یہ خود مختار بادشاہ جو نہایت شائستہ زبان میں بات کرتا تھا۔ اور جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ ادب آداب کا بہت لحاظ رکھتا ہے۔ اس کے متعلق کسی نے ایک وقت میں یہ کہا تھا کہ وہ بالشوزم کے لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ ان کی حکومت جس کا ابھی آغاز ہوا تھا۔ اور جو آپس کے جھگڑوں کی دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اور جسے ہر طرف سے دشمن کا خطرہ تھا۔ سب سے بڑا خطرہ وہ رومانوف کو سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ اس شخص کو ان کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شروع میں تو اسے آسائشوں کے ساتھ قید کیا گیا۔

لیکن اس فیملی کو بعد میں بالشویک لیڈروں کے سپرد کر دیا گیا تاکہ وہ اپنے آخری ایام اس گھر میں گذار لیں جیسے ان کے نئے آقاؤں نے "ہاؤس آف سپیشل ڈیزگینیش" کا نام دیا تھا۔ کتاب کے مصنف نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کی لاشوں کا کیا حشر ہوا۔ یہ بات تحقیقات سے ثابت کی ہے کہ جو کچھ پہلے کہا جاتا رہا ہے اس میں تضادات ہیں۔ ایک ایسے شخص کو جس نے اس واقعہ کو دیکھا تھا۔ اور جسے وہ ایک معمر آدمی کہہ کر پکارتا ہے' نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ ان "مجرموں" میں سے دو افراد زندہ بچ گئے تھے۔ جن میں سے ایک الیکسی نکولائی تھا۔

جہاں تک حقائق کا تعلق ہے وہ تو بہت بور کرنے والے ہیں لیکن جب اسے قیدیوں کے ایک لیبر کیمپ کا پتہ چلا جہاں ایک قیدی فلپ سیمیونوف جو الیکسی جیسا تھا جب ریڈزنسکی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ بات واقعی درست معلوم ہوتی ہے۔ جو شہادتیں اسے پیش کی گئیں۔ اگرچہ وہ ان کو مثبت طریق پر تو پیش کرنے کے قابل نہیں لیکن چونکہ وہ اپنی کتاب ختم کر رہا تھا اس کی کہانی میں ایک نیا موڑ آ گیا۔ جہاں ان کی قبر کو کھودا گیا تو یہ بات دیکھنے میں آئی کہ وہاں انسانی لاشیں تھیں لیکن ان لاشوں کی تعداد صرف نو تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ گیارہ میں سے دو افراد واقعی بچ گئے تھے۔

نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ ... تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے وہی دین کے حکم میں آ جاوے گی۔ انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۶۰-۲۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

جمیل قدسیہ ایم اے

محترم سیّد اقبال حسین شاہ صاحب

ابا جان کی ولادت ۱۸۹۴ء میں ہوئی۔ اور وفات ۱۹۹۲ء میں۔ ۱۹۱۳ء میں امامت اولیٰ کی بیعت کی۔ ڈاکٹر غلام دستگیر رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کی سب سے بڑی صاحبزادی محمودہ بیگم سے ۲۴-۱۹۲۳ء میں شادی ہوئی۔ اس زمانہ میں بی اے بی ٹی کرکے نورمحل ضلع جالندھر میں پہلے مڈل سکول اور پھر اسی سکول کو ہائی سکول میں ترقی دیئے جانے پر اس کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر تعینات ہوئے۔

مرکزی شوریٰ کی تعلیمی کمیٹی میں بھی شریک رہے۔ ۱۹۳۷ء میں قادیان میں موجودہ احمدیہ محلہ میں مکان کی تعمیر کی اور اہل خانہ کو بیٹیوں کی تعلیم کے لئے قادیان منتقل کیا۔ اور خود ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول کرتارپور ضلع جالندھر میں بطور ہیڈ ماسٹر کے سالہا سال تک کام کرتے رہے۔ اور وہاں اکیلے ہی رہتے رہے۔

پاکستان بننے کے بعد ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بطور ہیڈ ماسٹر ۴۷ء سے ۵۴ء تک کام کیا اور وہاں جماعت کے صدر کے طور پہ کام کرتے رہے۔ ۵۴ء میں واپسی سے قبل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اپنے نام پر دس مرلہ زمین ایک ہزار روپے میں خریدی اور پھر اسے جماعت کے نام منتقل کرا دیا۔ اور جماعت نے اس پر بیت بنائی۔

آپ کی زندگی کا ایک خوبصورت پہلو چندوں کی ادائیگی پر والہانہ لبیک تھا۔ شروع میں ہی وصیت کی اور بڑھاتے بڑھاتے ۱/۳ پر آگئے۔ جو کہ وصیت کی آخری حد ہے۔ سلسلہ کی طرف سے چندہ کی جو بھی دوسری تحریکات ہوتی رہیں ان پر بھی دل و جان سے لبیک کہا اور تاحیات مالی قربانی کا سلسلہ باقی رکھا۔ ایک لگن تھی جو ان کی روح کو ہر وقت اس کے لئے بے چین رکھتی۔ اپنی اولاد کو تو چندے دینے کی تلقین کرنا ہی تھی۔ تعجب کی تو یہ بات ہے کہ دُور دُور کے رشتہ داروں کو ہر وقت چندوں کی ادائیگی کے لئے خطوط لکھتے رہتے۔ خاندان کا کوئی بھی نوجوان جب اپنی ملازمت شروع کرتا تو اسے حصہ آمد اور دوسرے چندوں کو ادا کرنے کے لئے خط لکھتے۔ نہ صرف اس کو خط لکھتے بلکہ اس شہر کے سیکرٹری مال کو بھی لکھتے کہ فلاں نوجوان تمہارے شہر میں احمدی ہے اس سے جاکر چندہ وصول کرو۔

اگر خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خدا اپنے بندے کا قرض اپنے اوپر نہیں رکھتا بلکہ کئی گنا بڑھا کر اسے واپس کر دیتا ہے۔ ہمارے ابا جان کی زندگی اس کی ایک زندہ مثال ہے آپ بی۔ اے۔ بی ایڈ تھے۔ اور ساری عمر آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ میں تدریسی فرائض انجام دیئے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ میں ہونے کی وجہ سے آپ کو پراویڈنٹ فنڈ ملا لیکن پنشن نہیں ملی۔ لیکن خدا نے غیر معمولی حالات میں آپ کو حکومت کی طرف سے پنشن بھی دلوا دی۔ اور آپ ایک طویل عرصہ تک خدا کے اس کرم سے فیضیاب ہوئے۔

توکل کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے خدا کی دستگیری اور مہربانیوں پر کامل بھروسہ تھا۔ پہلوٹھی کے لڑکے کے بعد خدا نے سات بیٹیاں عطا کیں۔ ہر بیٹی کی پیدائش پر بشاشت سے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہا اور کبھی لگاتار بیٹیوں کی پیدائش پر کسی قسم کا فکر یا شکوہ نہ کیا۔ آپ جس جگہ ہیڈ ماسٹر تھے وہاں لڑکیوں کا سکول نہ تھا۔ آپ نے خود تکلیف اٹھا کر اپنی بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ہماری امی جان کو قادیان بھیج دیا۔ خدا کے فضل و کرم سے سب بیٹیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ اور نہ صرف تعلیم بلکہ ان کو دیگر ٹریننگز بھی دلوائیں۔

آپ کی شدید خواہش تھی کہ میری اولاد میں سے بھی کوئی واقف زندگی ہو آپ فرمایا کرتے تھے قادیان میں ایک دفعہ میں نے کچھ مربیان سلسلہ کو رخصت کیا اور پھر بیت الذکر میں آکر نماز میں بہت رویا کہ خدایا میری اولاد میں سے بھی کسی کو زندگی وقف کرنے کی توفیق دے۔ سوز و کرب میں ڈوبی ہوئی یہ آرزو خدائے رحیم سے قبولیت کا پروانہ لائی۔ اور سات بیٹیوں کے بعد خدا نے ایک بیٹا عطا فرمایا۔ ان کا نام منصور احمد بشیر ہے۔ اور آپ عرصہ ۲۵ سال سے اپنی زندگی وقف کئے ہوئے ہیں۔ اور ممالک افریقہ و کینیڈا میں خدمت دین سرانجام دے چکے ہیں۔

واقف زندگی ہونے کے اعتبار سے آپ اپنے والد کی یادگار ہیں۔

اگر خدا کی سچی محبت حاصل ہو جائے اور ہر دم اس کی ناراضگی کا خوف جان کو لاحق ہو تو انسان حقوق العباد کے پل صراط پر سے بھی باآسانی گذر جاتا ہے

آپ نے اپنی ملازمت کا زیادہ وقت بطور ہیڈ ماسٹر کے فرائض انجام دیئے۔ سکول میں ڈسپلن قائم رکھنے کے معاملے میں کسی رو رعائت کے قائل نہ تھے ہمیشہ سکول کی اسمبلی میں سب سے پہلے خود موجود ہوتے اور اسی طرح اساتذہ سے توقع رکھتے کہ وہ سختی سے وقت کی پابندی کریں گے۔ انگریزی پڑھانے میں خوب مہارت رکھتے تھے۔ ہمیشہ سینئر کلاسز کو خود انگریزی پڑھاتے۔ کلاس میں طلباء کی طرف سے کسی قسم کی غفلت یا سستی کو قطعاً برداشت نہ کرتے تھے اس لئے خدا کے فضل و کرم سے ہمیشہ بہترین نتائج حاصل کئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے ربوہ میں ایک طویل عرصہ طلباء کو انگریزی پڑھائی۔ ایک تو انگریزی گرائمر پڑھانے کا طریق اتنا عمدہ اور آسان ہوتا کہ بات سمجھ میں آتی چلی جاتی دوسرے اپنا تجربہ اور اپنی صلاحیت پوری دیانت داری سے طلباء پر خرچ کر دیتے اسی لئے کمزور سے کمزور طالب علم اگر آپ کی ٹیوشن رکھ لیتا تو اس کے پاس ہونے کی ضمانت آسانی سے دی جاسکتی تھی۔ آپ کے پڑھانے کی صلاحیت خداداد تھی۔ اور آپ نے اپنے اس فطرتی ملکہ کو کبھی بھی ہوس زر کے لئے استعمال نہیں کیا۔ بلکہ بہت تھوڑے پیسوں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ذہنوں کو جلاء بخشتے تھے۔ اپنی ٹیوشنز میں ضرور کچھ ٹیوشنیں غرباء کی رکھتے اور ان کو مفت پڑھاتے۔ مربیان کے بچوں سے کبھی ٹیوشن کے پیسے نہیں لیتے تھے۔ ان کے متعلق فرماتے کہ یہ میرے بچے ہیں۔ اپنے خاندان میں بھی کسی بچے کو انگریزی میں کمزور دیکھتے تو اسے ضرور اس کے گھر جاکر تعلیم دیتے۔ اپنی ملازمت کے دوران اپنے قریبی رشتہ داروں کے بچوں کو اپنے پاس رکھ کر میٹرک تک تعلیم دلوائی۔ اور پھر زندگی کے کسی موڑ پر بھی اس کے لئے کسی صلے کے طالب نہ ہوئے۔

پڑھائی کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاندان کے بچوں کو غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی سرگرم عمل دیکھنا چاہتے تھے سب سے پہلے قادیان میں آپ نے "جلسی" کی بنیاد رکھی۔ یہ جلسہ سالانہ کے موقع پر منعقد کی جاتی تھی۔ کیونکہ یہ بہت چھوٹے پیمانے پر ہوتی تھی اور صرف آپ کے اپنے خاندان کے بچے اس میں حصہ لیتے تھے اس لئے اسے آپ نے "جلسی" کا نام دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس جلسی کا مقصد خاندان کے بچوں میں خود اعتمادی اور تقریر کرنے کا ملکہ پیدا کرنا ہے۔ اس میں باقاعدہ معیار کے مطابق تقریروں نظموں اور کھیلوں کے مقابلے ہوتے۔ بیت بازی بھی کروائی جاتی۔ جلسہ کے آخری دن یا دوسرے دن سب چھوٹے بڑے ذوق و شوق سے اس میں حصہ لیتے۔ اور پھر جس گھر کے بچے زیادہ انعام حاصل کرتے اسے رننگ ٹرافی دی جاتی۔ غرضیکہ یہ تقریب ہمارے خاندان کے سب بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ ہوتی۔ اور مزے کی یہ بات تھی کہ آخر میں سب کو ریوڑیاں، مونگ پھلی اور کینو ملا کرتے۔ اور پھر ابا جان اختتامی خطاب فرماتے۔ اور اس میں اپنے من پسند موضوع یعنی عبادات کی تلقین کرتے۔ اور چندوں کی بروقت اور پوری ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے۔ اور زندگی وقف کرنے کی طرف ہر سال خاندان کے لوگوں کو کہتے۔ آپ نے اس وقت بی۔ اے بی ایڈ کیا جب بی اے خال خال ہوتے تھے۔ مگر کبھی اپنے علم پر غرور نہ کیا۔ بے جا نمود و نمائش سے سخت نفرت کرتے تھے۔ لباس اور رہن سہن میں بھی حد درجہ سادگی اختیار فرماتے۔ ایک دفعہ آپ نے منی آرڈر وصول کیا ڈاکیہ کہنے لگا بزرگو انگوٹھا لگاؤ گے یا دستخط کرو گے۔ آپ نے اس سے پین لے کر انتہائی روانی سے انگریزی میں اپنے پلے سے دستخط کر دیئے تو وہ حیرانی سے آپ کا منہ دیکھنے لگا۔

اپنا کام خود کر کے خوشی محسوس کرتے۔ بلاوجہ حکم دینے کی بالکل عادت نہ تھی۔ ذرا بھی کوئی اچھا کام کرے تو بے انتہا تعریف کرتے خاص کر کھانے کے معاملے میں۔ ہنڈیا پر تھوڑی سی محنت کر لیتے تو بہت خوش ہوتے اور کہتے بہت مزیدار ہے اور تعریف کرتے چلے جاتے۔ اس سے دل کو بہت خوشی ہوتی اور محنت وصول ہو جاتی۔ بلکہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون سین

جاکرتہ کانفرنس اور عراق

جاکرتہ میں چوٹی کانفرنس شروع ہونے سے پہلے ملائشیا نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنہوں نے عراق میں نوفلائی زون قائم کیا ہے نہ صرف خود مذمت کی بلکہ غیر وابستہ تحریک کے اراکین سے بھی یہ چاہا ہے کہ وہ امریکہ کے اس غرور سے پُر عمل کی مذمت کریں۔ انڈونیشیا کی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ معاملہ غیر وابستہ تحریک کی چوٹی کانفرنس میں اٹھایا جائے ملیشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ احمد نے ایک میٹنگ سے جو چوٹی کانفرنس کی تیاری میں مشغول تھی کہا کہ نوفلائی زون کا قیام تمام عالمی طریقوں اور رسم ورواج کے خلاف ہے اور اس کے علاوہ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ایسا کرنے کے لئے واضح طور پر کوئی بات نہیں کہی چنانچہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ان طاقتوں کا جنہوں نے یہ زون قائم کیا ہے اصل مقصد کیا ہے۔

یہ بات اس وقت کہی گئی جب کہ ۱۰۸ ممالک کے نمائندے غیر وابستہ تحریک کی چوٹی کانفرنس کے لئے جاکرتہ میں جمع ہو رہے تھے عبداللہ احمد نے کہا کہ نوفلائی زون کا حکم دینا اور امریکہ کی ایک سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مشتبہ لوگوں کو دیگر ممالک میں بھی حراست میں لیا جا سکے گا اور امریکہ میں ان پر مقدمہ چلایا جا سکے گا۔ بتاتا ہے کہ امریکہ کتنا مغرور ہو گیا ہے اور اسے اپنی طاقت پہ کتنا بھروسہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان دو فیصلوں سے غیر وابستہ تحریک کے کمزور ممالک کو یہ احساس ہو جائے گا۔ کہ ان پر کتنی آسانی سے ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ جاکرتہ کے اجلاس میں ان باتوں کی مخالفت کی جائے۔ شام کے وزیر خارجہ نے کہا کہ اگرچہ ہم اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی قرار دادوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ ہم عراق کو ٹکڑے ٹکڑے ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ عراق ایک ملک رہے۔ اگر کوئی ایسا کام کیا گیا جس سے عراق کی سالمیت کو نقصان پہنچا تو وہ ہمیں ہرگز قبول نہیں ہوگا۔ عراق کے وائس پریذیڈنٹ طٰہٰ یٰسین رمضان نے جاکرتہ پہنچنے پر کہا کہ ان کا ملک یہاں پہنچ کر امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی سازش کے متعلق تمام راز کھول دے گا۔ بعض نمائندوں نے یہ بھی کہا کہ نوفلائی زون جیسی باتیں غیر وابستہ تحریک کے بعض رکن ممالک کے لئے بحث کے دوران مشکلات پیش کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کون شخص اپنا سر باہر نکالے گا کہ اسے قلم کر دیا جائے۔ عوام الناس اس معاملے پر بڑے جذباتی ہو رہے ہیں اور خاموشی کے ساتھ عراق کی تائید بھی کرتے ہیں۔ لیکن کھل کر سامنے آنے کی جراٗت نہیں کرتے۔

مصر، مشرق وسطیٰ میں امن

مصر نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ واشنگٹن میں مشرق وسطیٰ کے امن کے سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس سے امید ہے کہ بہتر نتائج نکلیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مصر نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تک اسرائیل یہ فیصلہ نہ کرے کہ مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانا بالکل ختم کر دی جائیں۔ اس وقت تک گفت و شنید کا صحیح طور پر مفید اور دیرپا نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ مصر کے وزیر خارجہ عمر موسیٰ نے صحافیوں کو بتایا کہ نئے اسرائیلی وزیر اعظم کا رویہ پہلے وزیر اعظم سے خاصا مختلف اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ نئی اسرائیلی حکومت اپنے نمائندوں کو ہدایات دے گی کہ وہ عربوں کے ساتھ تعاون کریں تاکہ یہ گفت و شنید مثبت نتائج کی حامل ہو۔ امید کی جاتی ہے کہ فلسطینی مسئلہ غیر وابستہ تحریک میں بھی اٹھایا جائے گا۔ اس تحریک کے اجلاس میں ۱۰۸ ممالک کے نمائندے شامل ہیں۔ اور یہ کانفرنس جاکرتہ میں ہو رہی ہے (اب تک ختم بھی ہو چکی ہوگی) اسرائیل نے اپنا چھٹا دور شام لبنان، اردن اور فلسطینیوں کے ساتھ گذشتہ ہفتے واشنگٹن میں شروع کیا۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اسے اس بات سے مایوسی ہوئی ہے کہ جو کچھ اسرائیل نے فلسطینیوں کو پیش کیا ہے اسے انہوں نے ناکافی کہا ہے۔ اگرچہ یہ ساری باتیں جو اسرائیل نے پیش کی ہیں مصر کے خیال میں صحیح سمت میں ایک اقدام ہے اس کے باوجود مصر اس بات پر زور دے رہا ہے کہ اسرائیل بستیاں بسانا بند کرے۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ جولان کی پہاڑیوں کے متعلق بھی گفت و شنید ایک حد تک کامیاب رہے گی۔ اسی طرح لبنان بھی زیر بحث آئے گا۔ اسرائیل کی لیبر پارٹی کی نئی حکومت نے مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بسانے کی رفتار بھی کم کر دی ہے۔ اور بعض دیگر پابندیاں بھی لگا دی ہیں اسی لئے تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اب ماحول پہلے سے بہتر ہو رہا ہے۔

سیّدہ عابدہ حسین

سیّدہ عابدہ حسین سفیر پاکستان برائے امریکہ نے ڈلاس کے قریب یوم آزادی کی ایک تقریب کے موقعہ پر پاکستانیوں کو تحریک کی کہ وہ اپنا روپیہ اور ٹیکنالوجی جو وہ حاصل کرتے ہیں پاکستان بھیجیں تاکہ پاکستان اپنی اقتصادی حالت بہتر بنا سکے۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ پاکستان کو اپنے ان باشندوں کی مدد کی شدید ضرورت ہے جو بیرونی ممالک میں جاکر روزی کماتے ہیں یا اور ٹیکنالوجی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اس وقت پاکستانی آبادی میں اسی فی صد لوگ ایسے ہیں جنکے لئے حفظان صحت کا کوئی انتظام نہیں ہے اور پچاس فیصد لوگ ایسے ہیں جن کی صحت کا خیال رکھنے والے لوگ موجود نہیں ہیں اور اسی طرح ۶۰ فیصد سے زیادہ لوگ ناخواندہ ہیں۔ آپ نے پاکستان فاؤنڈیشن فنڈ کی بھی اپیل کی اور کہا کہ اس فنڈ سے ہارورڈ اور برکلے یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم کے لئے چیئرز قائم کی جائیں گی اور اسی طرح پاکستانی طلباء کی دیگر مشکلات حل کرنے کے لئے بھی اس فنڈ کو استعمال کیا جائے گا۔

آپ کو استقبالیہ شمالی ٹیکساس کی پاکستانی سوسائٹی کی صدر مس امینہ اسماعیل علی نے دیا۔ جنکے علاوہ ڈاکٹر امان اللہ خان اور عمیر صدیقی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس میں کیا شک ہے کہ اگر وہ پاکستانی جو بیرون ممالک روزی کمانے کے لئے گئے ہوئے ہیں پاکستان کی اشد ضرورتوں کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ اپنی پسماندہ رقم پاکستان بھیجیں اور وہ لوگ جنہوں نے باہر تعلیم حاصل کی ہے اور اس طرح نئی ٹیکنالوجی سے آگاہ ہوئے ہیں وہ اپنی ٹیکنالوجی سے پاکستان کو استفادہ کا موقعہ دیں تو پاکستان کے لئے یہ باتیں خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہیں اور پاکستان جلد جلد ترقی کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔

کویت اور اسلحہ

بتایا گیا ہے کہ کویت نے مؤثر اور جدید اسلحہ خریدنے کے لئے اور اپنی فوج کو بہتر خطوط پر منظم کرنے کے لئے بارہ ارب امریکی ڈالر ووٹ کئے ہیں امیر کویت کے ایک فرمان کے مطابق جو گذشتہ ہفتہ کے روز جاری کیا گیا حکومت کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ ۳٫۵ ارب دینار جو بارہ امریکی ڈالر کے برابر ہیں اپنے عمومی ریزرو سے نکلوا لے اور اس سے پہلے جو دفاع کے لئے رقوم مقرر کی جا چکی ہیں ان میں شامل کرے۔ دفاع کی اعلیٰ کونسل کو اس بات کی اتھارٹی دی گئی ہے کہ وہ رقوم کو ہر سال آئندہ بارہ سال کے لئے جس طرح چاہے خرچ کرے۔ آغاز اس کا ۹۳-۱۹۹۲ء سے شروع ہوگا۔ جو رقوم ہر سال بچ رہیں گی۔ ان کو اگلے سال کے بجٹ میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس سے پہلے کویتی نیوز ایجنسی نے غلطی سے یہ اطلاع دی تھی کہ ہر سال ساڑھے تین ارب دینار یعنی بارہ ارب امریکی ڈالر دفاع پر خرچ کئے جائیں گے اور یہ خرچ بارہ سال تک متواتر کیا جاتا رہے گا۔ لیکن بعد ازاں ایجنسی نے ایک وضاحت جاری کی جس میں بتایا گیا کہ اس روپے میں سے ہر سال رقوم برآمد کی جایا کریں گی اگرچہ یہ بات واضح نہیں ہے کہ کویت کے دفاع کے لئے پہلے کیا رقوم رکھی جا چکی ہیں۔ اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ ساڑھے تین ارب دینار میں سے جو رقوم نکالی جائیں گی وہ بجٹ کی مدات سے متاثر نہیں ہوں گی۔ لیکن ہر سال کے آخر پر بجٹ میں شامل کر دی جائیں گی۔ کویت نے ۹۲-۱۹۹۱ء کے فوجی بجٹ کو پانچ گنا بڑھا دیا تھا۔ لیکن یہ رقوم زیادہ تر خلیج کی جنگ میں اتحادیوں کے لئے استعمال ہوئیں۔ کویت نے ۹۳-۱۹۹۲ء کے بجٹ میں فوجی ضروریات کے لئے کسی رقم کا تعین نہیں کیا اور اسی لئے کل بجٹ کی میزان کم ہے۔ بہرحال خلیج کی جنگ کی وجہ سے اور شائد اس کے بعد امریکہ اور کویت کی اکٹھی مشقوں نے کویت کو اس بات پر مائل کر دیا ہے کہ فوج کو بہتر طور پر منظم کرنے کے لئے اور موثر ترین اسلحہ حاصل کرنے کے لئے زیادہ رقوم رکھی جانی چاہئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت: مکرم اعجاز احمد صاحب النور سوسائٹی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲، اگست ۹۲ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "فارکھا" تجویز ہوا ہے۔
احباب بچی کی درازی عمر اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم مسعود احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کا بڑا بیٹا ملک طاہر مسعود صاحب کچھ دنوں سے شدید بیمار ہے کمزوری بہت ہے۔
○ مکرم سید رشید احمد شاہ صاحب آف احمد نگر عرصہ دو ماہ سے گردہ کی تکلیف میں مبتلا تھے اب یرقان کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔
○ مکرم رانا عبدالمنان خانصاحب ۵۲/۲ ۔ا۔ب اوکاڑہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔
احباب ان کے لئے دعا کریں۔

ضرورت خادم

بہاولپور شہر کی بیت الذکر کیلئے ایک مستعد اور محنتی خادم کی ضرورت ہے۔ اکیلے آدمی کو رہائش مہیا کی جائے گی اور معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ خواہش مند حضرات اپنے صدر صاحب کی معرفت درخواستیں لے کر نائب امیر محترم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کو درج ذیل پتہ پر ملیں۔
۱۔B۔۱ غزنوی روڈ۔ ماڈل ٹاؤن اے۔
بہاولپور فون نمبر ۵۶۵۶

سانحہ ارتحال: مکرم لطیف احمد ظفر صاحب سابق کارکن الفضل کی اہلیہ مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ مورخہ ۶ ستمبر ۹۲ء بمقام چک نمبر ۲۳ ڈی این بی ضلع بہاولپور میں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد تدفین قبرستان عام میں ہوئی جہاں پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔
احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صا سے آگے

کے کہ ان پر نظر ہو۔ یہ ہونا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کو ہی پکڑو اور اسی کو کہو کہ ہمارے لئے جو کامیابی کا رستہ ہے اس پر چلا اور جو مصائب کا رستہ ہے اس سے بچا۔ یہی وہ گُر ہے جس سے انسان حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے اور ہر قسم کے مشکلات اور مصائب سے بچ سکتا ہے۔"
(از خطبہ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۲۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۵۴ میں
عبدالمالک شمیم احمد ولد عبدالباقی صاحب پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۲-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع کنری سندھ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے کا ۲/۵ حصہ (۲) 121219 GREEN KOPOUE POTOMOL USA 20854 ڈالر۔ (۳) 11413 DEBOVAHD POTO-MOC 20854 USA ڈالر۔ (۴) 9842 KENTSDALE DR POTOMAC 20554 USA ڈالر (۵) پلاٹ واقع احمد نگر نزد ربوہ۔ جس کے پانچ حصہ دار ہیں (۶) چند پلاٹ جو ربوہ میں واقع ہیں۔ (۷) ایک چھوٹا سا پلاٹ واقع محمود آباد سندھ پاکستان۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- ڈالر ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالمالک شمیم احمد U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منصور احمد U.S.A۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید غلام احمد فرخ U.S.A

مسل نمبر ۲۸۵۵۵ میں
عبدالحمید کریم ولد مولوی فضل کریم صاحب پیشہ مزدوری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ حال جاپان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۸-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- ین ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحمید کریم آف کلکتہ حال جاپان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ اطہر محمود وصیت نمبر ۲۶۰۰۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ انوار احمد وصیت نمبر ۲۶۸۶۴۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

جھوٹ بول لیتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی بُری بات نہیں۔
اسی طرح ایک اور عیب چوری ہے میرے نزدیک چوری جھوٹ سے بھی زیادہ دیانت داری کے ساتھ ماں باپ بچوں کو سکھاتے ہیں اور گویا خصوصیت سے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں مثلاً بعض دفعہ ماں باپ ایک چیز بچے کو نہیں دینا چاہتے لیکن اس کے اصرار کی وجہ سے اس کو دے دیتے ہیں۔ اور پھر نظر بچا کر اس سے چھپا لیتے ہیں۔ بے شک ان کا یہ فعل اخلاقاً چوری نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ وہ ان کی اپنی چیز تھی۔ جسے وہ بچے کو نہیں دینا چاہتے۔ اور نظر بچا کر اٹھا لیتے ہیں۔ مگر اس سے بچوں کے اندر اس بات کی حس پیدا ہو جاتی ہے کہ ایسا بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور پھر وہ بھی کوشش کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم بھی چیز چھپائیں تو ماں باپ کی اس روش کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سے بڑھ کر نہایت آسانی سے چوری کی عادت ان سے سیکھ لیتا ہے الغرض پہلا طریق جو بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ماں باپ ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ اور اپنے افعال کو ایسے رنگ میں بچوں کے سامنے پیش نہ کریں کہ جس سے بچے کے ذہن میں بد افعال کی طرف توجہ پیدا ہو۔

بقیہ: صد ۵ سے آگے

کچھ زیادہ ہی وصول ہو جاتی۔
اپنی تکلیف بہت کم کسی سے بیان کرتے۔ بہت صابر و شاکر طبیعت پائی تھی۔
آپ کو اپنی اہلیہ سے بھی بہت محبت تھی۔ امی جان کی وفات کو بہت محسوس کیا۔ ان کی زندگی میں اپنے سب کام معمول کے مطابق کر رہے تھے۔ دن میں پانچ دفعہ بیت الذکر میں جایا کرتے اور ٹیوشنز بھی باقاعدہ پڑھا رہے تھے۔ لیکن امی جان کی وفات کے فوراً بعد آپ کو چپ سی لگ گئی۔ اور جلد ہی کمزوری نے غلبہ پا لیا۔ بیت الذکر میں نہ جا سکنے کا بہت افسوس تھا۔ یادداشت پر بھی بہت برا اثر پڑا۔ کوئی چیز یاد نہیں رہتی تھی۔ زندگی کے آخری دو سال آپ نے خاصی تکلیف میں گذارے۔ بیماری کی شدت میں آپ کی سب اولاد نے بہت محبت اور لگن سے آپ کی تیمارداری کی۔ خدا کے فضل سے سوائے ۲ دو بیٹیوں کے سب بیٹے بیٹیاں حاضر تھے۔ یوگنڈا سے آپ کے مربی سلسلہ بیٹے منصور احمد بشیر نے بھی وفات سے ایک ماہ قبل پہنچ کر خدمت کرنے کی توفیق حاصل کرلی۔ آپ نے ۱۷ جون ۱۹۹۲ء کو رات دس بجے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ نے ۹۸ سال عمر پائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۱۰ ستمبر۔ آج چوتھے دن بھی بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ گذشتہ روز اور آج بھی وقفے وقفے سے تیز اور ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ ہوا بھی چل رہی ہے۔ ٹھنڈ بڑھ گئی ہے۔

○ ملک بھر میں طوفانی بارشوں سے دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ مختلف شہروں میں اب تک ۵۶ افراد جاں بحق ہو چکے ہیں ایبٹ آباد میں مٹی کا تودہ گرنے سے پورا گاؤں صفحہ ہستی سے مٹ گیا ملبے سے ۲۵ نعشیں نکالی جا چکی ہیں۔ ۲۵۰ افراد زخمی ہیں۔ ایک اور سانحہ میں ۱۲ فٹ اونچی دیوار ملحقہ گھر پر گر جانے سے ۳ افراد جاں بحق ہو گئے۔ وادی نیلم میں ۱۲ اور ساہیوال میں ۴ افراد بارش کی نذر ہو گئے۔ دریائے جہلم، نیلم، پونچھ، چناب اور راوی میں سیلاب آ گیا ہے۔ دریائے پونچھ کے تین پل طغیانی کی نذر ہو گئے۔ میانوالی، راولپنڈی اور لاہور میں مسلسل ۱۶ گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی بارش نے سابقہ سارے ریکارڈ توڑ ڈالے منگلا اور ہیڈ مرالہ کے مقام پر اونچے درجے کے سیلاب سے متعدد دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ پنجاب میں حالیہ بارشیں ماہ ستمبر کی بارشوں کا نیا ریکارڈ ہے۔

○ طوفانی بارشوں سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ پانی کی سطح بلند ہو جانے سے منگلا ڈیم کے تمام گیٹ کھول دیئے گئے۔ پنجاب میں متعدد سڑکیں ٹریفک کے لئے بند ہو گئیں۔ پی آئی اے کی متعدد پروازیں منسوخ ہو گئیں۔ شہروں میں ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہو گیا۔

○ شدید بارشوں کی وجہ سے صدر مملکت جو لاہور سے اسلام آباد جا رہے تھے کا طیارہ بروقت نہ جا سکا۔ صدر ایئر پورٹ سے واپس آگئے۔ ایرانی صدر کی روانگی میں بھی تاخیر ہو گئی۔

○ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے پی ڈی اے کے واک آؤٹ کے خلاف بعض اراکین قومی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق بحث کے لئے منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اس پر پی ڈی اے ایک بار پھر واک آؤٹ کر گئی۔ پی ڈی اے کے اراکین نے سپیکر سے تلخی کی۔ سپیکر اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے رہے۔ کئی مواقع پر غیر پارلیمانی الفاظ بھی استعمال کئے گئے جو حذف کر دیئے گئے۔ پی ڈی اے کے اراکین نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کی طرف سے معزز مہمان کو مکمل تعظیم دی گئی باقی وزیر اعظم یا سپیکر کی تقریر کے دوران ایوان میں موجود رہنا یا نہ رہنا اراکین کا حق ہے۔

○ ایرانی صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ پاکستانی شیعہ اپنے معاملات خود طے کریں۔ میں ان کا نمائندہ نہیں ہوں اور نہ کسی کے لئے کوئی پیغام لایا ہوں۔

○ پی ڈی اے کے رکن چوہدری الطاف نے کہا ہے کہ اگر ہماری قیادت راضی ہوئی تو سپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد لائی جا سکتی ہے جس کے نتائج حیران کن ہوں گے۔

○ لاہور میں دو سال کے دوران ۸۶۱ کاریں اور ۱۸۷۲ موٹر سائیکلیں چوری کی گئیں۔ روزانہ ۱ء۱۸ کاریں اور ۲ء۵۶ موٹر سائیکلیں چوری کی گئیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکن لانگ مارچ کی تیاری کریں۔

○ سٹاک مارکیٹ کو بچاتے بچاتے تین بڑے مالیاتی اداروں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ان اداروں کو ایک ارب کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

○ افغانستان کو گندم، چینی، گھی اور دوسری اشیاء سرکاری سطح پر فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کا مقصد سمگلنگ کی روک تھام ہے۔

○ حال ہی میں آٹا، گھی اور دالوں کے بعد چائے کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

○ افغانستان میں ملیشیا کے قافلوں پر حزب اسلامی کے حملوں کی اطلاع ملی ہے۔ یہ حملے کابل سے دو سو کلو میٹر دور شمال میں کئے گئے۔ گلبدین حکمت یار نے الزام لگایا ہے کہ عبوری حکومت جنگ بندی کے سمجھوتے پر عمل نہیں کر رہی۔ اس میں کابل سے ازبک ملیشیا کو نکالنے کی بات طے ہوئی تھی۔ لیکن مسلح افراد کو نکالنے کا کام مجاہدین کی بجائے ملیشیا کر رہی ہے۔

○ بیس سال کے بعد لبنان میں ہونے والے عام انتخابات میں حزب اسلامی جیت گئی ہے۔ عیسائیوں نے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا۔

○ جمعیت العلمائے اسلام بلوچستان حکومت سے الگ ہو گئی ہے۔ اس کے پانچ اراکین صوبائی اسمبلی حکومت میں وزیر ہیں۔ کوئٹہ میں ایک پر ہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت بلوچستان کے صوبائی امیر اور رکن قومی اسمبلی مولانا خان محمد شیرانی نے کہا کہ اب ہم اپوزیشن بنچوں پر بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی حد سے زیادہ شریف آدمی ہیں مٹھاس ضرورت سے بڑھنے پر موت کا باعث بن جاتی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ جمعیت کی بلوچستان حکومت سے علیحدگی کے بعد اب بھی تاج محمد جمالی کو اسمبلی میں معمولی اکثریت حاصل ہے۔

○ ایرانی صدر کے دورہ سے پاکستان اور ایران کے درمیان تذبذب کی کیفیت ختم ہو گئی ہے۔ ان کا یہ بیان کہ کشمیر سمیت تمام مسائل کو ایران اپنے مسائل تصور کرتا ہے حکومت پاکستان کے لئے بہت بڑا تحفہ ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ قاسم گروپ کے صدر ملک محمد قاسم نے کہا ہے کہ ملک میں فوج کے سوا تمام ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے فوج کا فرض ہے کہ وہ برائی کو ختم کرنے کے لئے صدر پر دباؤ ڈالے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اپوزیشن کے نوجوانوں کو بھی قرضے اور ملازمتیں دی جائیں انہوں نے بہاولنگر کو آفت زدہ علاقہ قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ افغانستان کے صدر کا دورۂ بھارت ہماری وزارت خارجہ کے لئے باعث شرم ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

گھر واپس آگئے ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے

○ مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی کو گرنے کی وجہ سے کولھے پر چوٹ آئی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

پتہ

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں — مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہور آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجام عشق
تیس گولی -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان
فون:- ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴